نمبر ۲۹ | ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۵ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲ ستمبر ۶ ½ بجے شام بذریعہ موٹر رونق افروز قادیان ہوئے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر کی قیادت میں ایک جم غفیر حضور کے استقبال کے لئے بٹالہ والی سڑک پر موجود تھا۔ حضور نے تمام خدام کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

۳ ستمبر ۷ بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب حضور کے ہمراہ ہیں:۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ عبد اللہ جان صاحب پشاوری سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے ۲ ستمبر کو وفات پا گئے۔ ۳ ستمبر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن اور غیر مومن میں فرق

(فرمودہ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء)

"ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو۔ ایک عیسائی۔ ایک آریہ۔ ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے۔ کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے۔ تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے۔ کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا کے حضور گڑگڑائے۔ اس بات کو اس نکتہ کو خوب یاد رکھو۔ کہ مومن وہی ہے۔ جو عذاب آنے سے پہلے کلام الٰہی پر یقین کر کے عذاب کو وارد سمجھے۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے دعا کرے۔ دیکھو ایک آدمی جو توبہ کرتا ہے۔ دعا میں لگا رہتا ہے تو وہ صرف اپنے پر نہیں۔ بلکہ اپنے بال بچوں اپنے قریبیوں پر رحم کرتا ہے کہ وہ سب ایک کے لئے بچائے جاسکتے ہیں۔ ایسا ہی جو غفلت کرتا ہے تو نہ صرف اپنے لئے برا کرتا ہے۔ بلکہ اپنے تمام کنبے کا بدخواہ ہے۔"

"پس مومنو! قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم۔ ایک انسان جو دعا نہیں کرتا۔ اس میں اور چارپائے میں کچھ فرق نہیں۔ ایسے لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لھم۔ یعنی چارپایوں کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے"

(الحکم ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء)

اخبار احمدیہ

مسجد احمدیہ انبالہ شہر

انبالہ شہر میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل کرم سے ۱۹۰۲ء سے قائم ہے۔ اور اب ۱۹۳۳ء میں یہاں مسجد احمدیہ تعمیر ہوئی ہے۔ تعمیر مسجد سے قبل جناب میاں عبدالحکیم صاحب مرحوم نے جماعت احمدیہ انبالہ شہر کو نمازوں۔ جلسوں اور درس قرآن کے لئے اپنا مکان متواتر پچیس سال تک دیئے رکھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کے درجات بلند کرے (نامہ نگار)

گمشدہ کی تلاش

میرا بھانجا مسمی غلام حسین عمر ۱۲ سال ساکن جتوئی ضلع مظفر گڑھ ۳۰ اگست کو صبح کی گاڑی سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے۔ تو ناظر صاحب ضیافت قادیان کو اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں

خاکسار عبد اللہ خاں اختر از قادیان

درخواست ہائے دعا

۱- برخوردار دلشاد خان سلمہ اللہ بعمر ۱۷ سال بائیں ہاتھ کی انگلیاں سُن ہو کر ایک دم دوران خون کے دل پر اثر کرنے سے بیہوش ہو جاتا ہے۔ تنفس تیز ہو جاتا ہے۔ بدن اکڑنے لگتا ہے۔ آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ برف کی طرح سرد ہو جاتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے التجا ہے۔ کہ برخوردار کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ اگر کسی بزرگ کو کوئی دوا یا نُسخہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

خاکسار محمد ایوب خان رسالدار بہادر لفٹیننٹ او۔ بی۔ آئی مراد آباد دلشاد منزل

۲- قاضی علی محمد صاحب سابق امین جماعت احمدیہ گوجرانوالہ و مولوی غلام نبی صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت آنکھوں کی سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ نامہ نگار

۳- میرے بھائی منشی سید عبدالشکور صاحب کے ہاں عرصہ دراز کے بعد خدا کے فضل سے بچہ تولد ہونے والا ہے۔ احباب اُن کی اہلیہ کی صحت و عافیت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار سید عبدالودود سونگھڑوی

۴- میرے دو لڑکے ملازمت کے امیدوار ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار۔ (خانزادہ) امیر اللہ خان احمدی موضع اسماعیلہ

۵- میری لڑکی زینب بیگم بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار مدد خان۔ قادیان

۶- میری والدہ مکرمہ ایک طویل عرصہ سے بعارضہ عرق النساء بیمار ہیں۔ دعائے صحت کیجائے۔ خاکسار عبدالکریم خاں۔ فیروزپوری

۷- سید عبدالصمد صاحب مدت سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار سید عبدالودود احمدی سونگھڑوی

۸- میں نے سیرت النبی کے جلسوں کے لئے سیرت محمدی پنجابی منظوم تیار کی ہے۔ جس کا حجم پانچ سو صفحہ کے قریب ہے۔ جو زیر اشاعت ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو بار آور کرے۔ خاکسار اشرف علی گلیانوی۔ گجرات

۹- بندہ عرصہ سے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاتھوں نقصان اٹھا رہا ہے۔ احباب میرے لئے دعا کریں۔ خاکسار اشرف علی۔ گلیانوی۔

ولادت

۱- اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ محمد طیب صاحب خلف عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم عبدالرحیم پاڑہ چنار

۲- میرے لڑکے ماسٹر محمد فضل داد ہیڈ ٹیچر پرائمری سکول قلعہ دیدار سنگھ کے ہاں ۱۵ اگست اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبدالرشید نام رکھا۔ احباب درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد اللہ داد از تاراگڑھ آرائیاں

دعائے مغفرت

برادرم مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار غلام رسول لنگے ضلع گجرات

درخواست دعا

میرے والد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسٰی دس بارہ روز سے بعارضہ تپ شدید و ٹیفس شدید سخت بیمار ہیں۔ احباب سے دُعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار فرزند اصغر۔ احمد از لاہور

نائب مہتمم تبلیغ ضلع کانگڑہ

ضلع کانگڑہ کے لئے ملک محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر کو نائب مہتمم تبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں توجہ فرمائیں

ضلع سیالکوٹ میں چندہ کشمیر وصول کرنے کے لئے میاں غلام محمد صاحب زرگر بیگووال کو مقرر کیا گیا ہے۔ ان کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب بدوملہی۔ مولوی خیر الدین صاحب۔ مولوی عبداللہ صاحب۔ منشی محمد اسماعیل صاحب نارووال۔ مولوی اللہ دتا صاحب۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب باجوہ۔ اور میاں روشن الدین صاحب رنگپورہ نے مسلمانوں سے چندہ کشمیر وصول کرانے میں خاص تندہی سے کام کیا ہے۔ ان احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

بعض مقامات کی نسبت معلوم ہوا ہے۔ کہ احباب نے توجہ نہیں فرمائی۔ حالانکہ ہر ایک جماعت کے احباب کو ایسے محصلوں کے ساتھ ہو کر پورے طور پر چندہ کشمیر وصول کرانے میں مدد کرنی چاہیئے۔ ضلع سیالکوٹ کی احمدیہ جماعتوں کو میاں غلام محمد صاحب زرگر کے ساتھ تعاون کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔ فنانشل سکرٹری

کتاب "موتیوں کی لڑی" کے متعلق

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب "موتیوں کی لڑی" کے متعلق جو اعلان شائع ہو چکا ہے۔ وہ احباب کی نظر سے گزر چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں لکھا جاتا ہے۔ کہ سلیمان احمدیہ دارالکتب کی طرف سے بعض دوستوں کو چندہ کی تحریک مرزا منور احمد صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جعلی طور پر کی گئی ہے۔ بعض کو وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ اور بعض کو نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جعلی کارڈ بھجوائے گئے ہیں جن پر غالباً مولوی عطا محمد صاحب کلرک دعوۃ و تبلیغ کے دستخط ہیں۔ جن اصحاب کو ایسے کارڈ پہنچے ہوں۔ یا وی۔ پی پہنچے ہوں۔ جنہیں انہوں نے وصول کیا ہو۔ یا واپس کیا ہو۔ یا مرزا منور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے نام سے جعلی خطوط پہنچے ہوں۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد دفتر امور عامہ قادیان میں اطلاع دیں۔ اور ایسے خطوط اور وی۔ پی کا کور دفتر میں بھجوا دیں۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

احمدیہ ٹریننگ کور

یہ کلاس یکم ستمبر ۱۹۳۳ء سے تین ہفتہ کے لئے جاری ہو گئی ہے جن جماعتوں نے اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے نوجوان نہیں بھجوائے۔ وہ جلد از جلد بھجوا دیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ دن گزر جائیں۔ اور آنے والے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا پتہ

جناب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور خارجہ شملہ میں مقیم ہیں۔ اور ان کا پتہ حسب ذیل ہے:-

Fay Lodge no. 16 Simla.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

اچھوت ادھار کے متعلق گاندھی جی کا ادعا

آئندہ پروگرام کیوں اچھوتوں کی خدمت گزاری نہیں قرار دیا جاتا

گاندھی جی کی رہائی

گاندھی جی نے حکومت کی رعائتوں کو ناکافی سمجھ کر جس وقت فاقہ کشی شروع کی۔ اسی وقت سے یہ بات طے شدہ سمجھ لی گئی تھی۔ کہ حکومت انہیں جیل میں جان دینے کی اجازت نہ دے گی۔ بلکہ جب ان کی جسمانی حالت خطرہ میں سمجھی جائے گی۔ اس وقت انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ گاندھی جی کو اگر اس طرح کی رہائی پسند نہ ہوتی۔ اور جیسا کہ انہوں نے رہا ہونے کے بعد کہا ہے۔ کہ "یہ رہائی میرے لئے باعث مسرت نہیں ہے۔ بلکہ باعث شرم ہے۔ کیونکہ میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جیل میں داخل ہوا تھا۔ اور اب فاقہ کشی کر کے خود باہر آگیا ہوں" اس بات کا صحیح طور پر انہیں احساس ہوتا۔ تو وہ ہرگز رہائی منظور نہ کرتے۔ بلکہ اپنے مطالبات حاصل کرنے پر مصر رہتے۔

اظہار ندامت

لیکن اس وقت تو انہوں نے ایک لمحہ کا توقف بھی گوارا نہ کیا۔ اور رہائی کا حکم سنتے ہی سنگترہ کا رس پی کر فاقہ کشی ترک کر دی۔ البتہ جب پرن کٹی میں پہنچ گئے۔ تو انہیں محسوس ہوا۔ کہ ان کی رہائی ان کے لئے قابل فخر نہیں۔ بلکہ باعث ندامت ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ جن لوگوں کو ساتھ لے کر وہ جیل میں گئے تھے۔ انہیں جیل خانہ میں ہی چھوڑ کر آپ باہر آگئے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ جن مطالبات کی منظوری کے لئے انہوں نے فاقہ کشی شروع کی تھی۔ وہ پورے نہ ہوئے۔ اور انہیں کہنا پڑا۔ کہ اب وہ جیلخانہ میں ہی اپنے مطالبات پورے کرا کر کھائیں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ گاندھی جی اپنی رہائی میں کامیابی نہیں۔ بلکہ شکست محسوس کر رہے ہیں۔ اور اس شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے اس قسم کا دعوےٰ پیش کر رہے ہیں۔ اگر انہوں نے اس دعوے کو عملی شکل دینے کی کوشش کی۔ تو معلوم ہو سکے گا۔ کہ کہاں تک وہ کامیاب ہو سکتے ہیں:۔

قابل غور سوال

فی الحال قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ جب ان کا دعوےٰ ہے کہ اچھوتوں کی خدمت گزاری کو وہ اپنی زندگی کا اصل مقصد سمجھتے ہیں۔ اور اس کے متعلق کسی قسم کی پابندی جیلخانہ میں بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جب یہ کام کرنے کی انہیں پوری پوری آزادی حاصل ہو چکی ہے۔ وہ ہمہ تن اس میں منہمک نہیں ہو جاتے۔ بلکہ جیل سے رہا ہونے کے بعد وہ یہ بھی نہیں بتا سکتے۔ کہ ان کا آئندہ پروگرام کیا ہوگا:۔

آئندہ پروگرام سے لاعلمی

رہائی کے بعد انہوں نے پریس کے نام جو بیان دیا۔ اس میں سب سے پہلی بات یہی کہی کہ

"مجھے اس بات کا قطعاً کوئی علم نہیں۔ کہ صحت یابی کے بعد میرا پروگرام کیا ہوگا۔ اس لئے میں اس بات کا اعادہ کرتا ہوں جسے بارہا دوہرایا جا چکا ہے۔ لیکن اس مرتبہ زیادہ شدت۔ اور زور کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ میں آسمانی ہدایت و رہبری کا انتظار کروں گا"

آسمانی ہدایت کی حقیقت

"آسمانی ہدایت و رہبری" کے الفاظ گاندھی جی محض عوام کو مرعوب کرنے کے لئے استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ اور جب ان سے ان کی تشریح و توضیح کا مطالبہ کیا گیا۔ تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ "میرے نزدیک پرماتما کی آواز۔ ضمیر کی آواز۔ ستیہ کی آواز۔ اور اندرونی آواز کا ایک ہی مطلب ہے" یعنی جو خیال ان کے دل میں پیدا ہو۔ اسی کو وہ "آسمانی ہدایت و رہبری" سمجھتے ہیں۔ حالانکہ کچھ عرصہ سے جن خیالات کا وہ اظہار کر رہے ہیں۔ اور جنہیں پرماتما کا حکم بتاتے ہیں۔ ان کی توقع معمولی عقل و سمجھ کے انسان سے بھی نہیں کی جا سکتی:۔

محض چھیڑ خانی

قطع نظر اس سے۔ قابل غور امر یہ ہے۔ کہ جب گاندھی جی حکومت کو یہ لکھ کر دے چکے ہیں۔ کہ "ہری جنوں کی خدمت گزاری سے محرومی ناقابل برداشت ہو رہی ہے"

پھر اسی سلسلہ میں یہ کہ "اگر ہری جنوں کی بلا روک تھام خدمت گزاری نہ کی جائے۔ تو زندگی میرے لئے بے لطف ہو جاتی ہے" تو پھر بلا روک تھام ہری جنوں کی خدمت گزاری کا موقعہ ملنے پر یہ کہنے کا کیا مطلب۔ کہ "مجھے اس بات کا قطعاً علم نہیں کہ صحت یابی کے بعد میرا پروگرام کیا ہوگا" اس وقت ہری جنوں کی خدمت گزاری کا پروگرام کیوں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ اور کیوں زندگی کے اس لطف کو نظر انداز کر دیا گیا۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جیل میں جا کر حکومت سے محض چھیڑ خانی کے لئے ہری جنوں کی خدمت گزاری یاد آجاتی ہے۔ لیکن جیل سے نکلنے کے بعد اس کا وہم بھی باقی نہیں رہتا:۔

صلح کے لئے بے تابی

اگرچہ گاندھی جی نے اپنے آئندہ پروگرام کے متعلق قطعاً لاعلمی کا اظہار کیا۔ اور اس کے لئے اپنے آپ کو آسمانی رہبری و ہدایت کا منتظر بتایا۔ لیکن یہ کہہ ہی دیا۔ کہ حکومت سے ایک دفعہ پھر صلح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ چنانچہ اپنے اسی بیان میں انہوں نے کہا:۔

"میں قید اور فاقہ کشی کے بجائے امن و صلح کا زیادہ آرزومند ہوں۔ اس لئے میں اس غیر متوقع رہائی کو ایک مرتبہ پھر امن و مصالحت کے قیام کے لئے استعمال کروں گا"

حکومت کا جواب

اب کے غالباً گاندھی جی کو یہ غلط فہمی ہوئی۔ کہ جب حکومت نے غیر متوقع رہائی دے کر ان پر اتنا بڑا احسان کیا ہے۔ تو وہ سول نافرمانی کے متعلق ان کی گومگو حالت کو ہی مدنظر رکھ کر انہیں مصالحت کی گفتگو کا موقعہ دے دیگی۔ اور سول نافرمانی سے علیحدگی اختیار کرنے کی صاف شرط کو پورا کرائے بغیر ان کی کوئی بات سننے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ لیکن پہلے کی طرح اب کے بھی ان کی ناکامی یقینی ہے۔ چنانچہ گاندھی جی کی درخواست کا انتظار کئے بغیر ہی سر ہیری ہیگ نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلان کر دیا ہے۔ کہ "گاندھی جی نے جو بیان شائع کیا۔ اس سے گورنمنٹ کی پوزیشن میں فرق نہیں آیا۔ اور یہ کہ وائسرائے۔ ان کو ملاقات کی اجازت نہیں دے سکتے"

گاندھی جی کیا کریں گے

اس سے یہ معاملہ تو بالکل صاف ہو گیا۔ کہ جب تک گاندھی جی

سول نافرمانی سے کلیتہً دست بردار نہیں ہوتے۔ اس وقت تک حکومت ان کو مصالحت کی گفتگو کرنے کی پوزیشن میں سمجھنے کے لئے تیار نہیں۔ اب اگر گاندھی جی نے نام نہاد "آسمانی ہدایت و رہبری" کی آڑ لے کر یہ اعلان نہ کر دیا۔ کہ وُہ سول نافرمانی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہتے ہیں۔ تو ان کے لئے سوائے اس کے چارہ نہ ہوگا۔ کہ وُہ اسی قسم کے پروگرام پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ آخری بار کی گرفتاری سے قبل انہوں نے تجویز کیا تھا۔ اور پھر گرفتار ہو کر جیل میں چلے جائیں۔ اور ہری جنوں کی خدمت گزاری کا کام دھرا کا دھرا رہ جائے :-

ہری جنوں کی خدمت کا بے بُنیاد دعوےٰ

جب گاندھی جی کو یقینی طور پر معلوم ہے۔ کہ ان کے اس طریق عمل کا نتیجہ جیل خانہ ہے۔ اور ان پر یہ بھی واضح ہو چکا ہے۔ کہ جیل خانہ میں انہیں بلا روک تھام ہری جنوں کی "خدمت گزاری" کا موقعہ دینے کے لئے حکومت قطعاً تیار نہیں۔ باوجود اس کے وُہ ہری جنوں کی خدمت کرنے کی بجائے جیل میں جانا ہی ضروری سمجھیں تو پھر ہری جنوں کے لئے ان کی بے تابی کو کون خلوص پر مبنی سمجھ سکتا ہے۔ گاندھی جی کو یہ اچھی طرح علم ہے۔ کہ جب سے وُہ اچھوتوں کی خدمت گزاری کا دعوےٰ لے کر کھڑے ہُوئے ہیں۔ اس وقت سے اب تک اچھوتوں کو ذلّت و نکبت کے گڑھے سے ذرہ بھر بھی باہر نہیں نکال سکے۔ ۲۱ روز کی فاقہ کشی انہوں نے اسی لئے اختیار کی تھی۔ کہ اس طرح ہندوؤں کے دلوں میں اچھوتوں کے متعلق ہمدردی اور رحم کے جذبات پیدا کر سکیں۔ لیکن نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا :-

گاندھی جی کے وطن میں اچھوتوں کی حالت

اور تو اور گاندھی جی کے وطن میں ہی اچھوتوں کی جو حالت ہے۔ اس کا اندازہ احمد آباد کے روزانہ اخبار "گجرات سماچار" کی اس اطلاع سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حال ہی میں اخبارات میں شائع ہُوئی ہے۔ اور جس میں یہ ذکر ہے۔ کہ ایک موضع کے اعلےٰ ذات کے ہندوؤں نے اچھوتوں کا اس لئے سوشیل بائیکاٹ کر دیا کہ انہوں نے کم اُجرت پر مردار اٹھانے سے انکار کر دیا تھا۔ ہندوؤں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اچھوتوں کو نہ تو کھیتوں میں کام پر لگایا جائے۔ اور نہ ان کے ہاتھ کھانے پینے کی چیزیں قیمتاً فروخت کی جائیں۔ اس فیصلہ کی خلاف ورزی کرنے والے کے لئے کم از کم سزا ایک سو روپیہ جرمانہ رکھی گئی ہے :-

جب گاندھی جی کے گھر میں اچھوتوں کی یہ حالت ہے۔ تو دُوسرے مقامات پر ان سے جو سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے :-

اچھوت اور ہندو لیڈر

یہ تو عام ہندوؤں کا حال ہے۔ لیکن ہندوؤں کے سیاسی لیڈر جو بظاہر اپنے آپ کو اچھوتوں کے بے حد خیر خواہ اور ہمدرد بتاتے ہیں۔ جو کچھ کر رہے ہیں۔ وُہ بھی نہایت ہی افسوسناک ہے کئی ماہ سے ہندو معاہدہ پونا کی مخالفت کا شور مچا رہے ہیں بنگال کے نمائندوں نے اور ڈاکٹر مونجے نے جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی میں اس کی مخالفت کی۔ ہندو اخبارات اس کی مخالفت میں سرگرم ہیں۔ لیکن گاندھی جی یہ سب کچھ دیکھتے ہُوئے خموش بیٹھے ہیں وُہ جیلخانہ میں اچھوتوں کی بلا روک تھام خدمت گزاری کا مطالبہ کرنا تو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اور اس حق کی بنیاد یہ قرار دیتے ہیں۔ کہ "میں گول میز کانفرنس میں کانگرس کا واحد نمائندہ تھا۔ اور میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ اگر اچھوتوں کے لئے جداگانہ انتخاب قبول کیا گیا۔ تو میں اپنی جان دے دُونگا۔ اس لئے اچھوتوں کی ترقی کے لئے کام کرنا میری زندگی کا مقدس مشن ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ میں جیل کے اندر بھی اس چیز کا مطالبہ کرتا ہوں"

لیکن وُہ ہندو جو اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب کا حق حاصل کرنے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ جو اس معاہدۂ پونا کو پارہ پارہ قرار دے رہے ہیں۔ جس کی بنا پر گاندھی جی نے اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب کے حق سے محروم کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو اچھوتوں کی ترقی کے رستہ میں پہاڑ بن کر کھڑے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی ہٹنا نہیں چاہتے ان کے خلاف گاندھی جی ایک لفظ بھی کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں :-

گاندھی جی کو کیا کرنا چاہیئے

اگر اچھوتوں کی ترقی کے لئے وُہ کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ ہندوؤں کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوں۔ ان سے مطالبہ کریں۔ کہ ایسی باتیں چھوڑ دو۔ جو اچھوتوں کی ذلّت کا موجب ہیں ورنہ میں خودکشی اختیار کر کے مر جاؤں گا۔ مگر اس طرف وُہ رُخ بھی نہیں کرتے۔ اور جب حکومت ان کی خلاف امن و خلاف قانون سیاسی سرگرمیوں کا انسداد کرنے کے لئے انہیں جیل میں بھیجتی ہے۔ تو انہیں اچھوتوں کی خدمت گزاری کا خیال آ جاتا ہے۔ حکومت اس بارے میں ان کی بہت کچھ نازبرداریاں کر چکی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کب تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے :-

---

آریہ شودر بن گئے

اگرچہ دیانند جی بانیٔ آریہ سماج نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں بڑے زور کے ساتھ بیواؤں کی شادی کی ممانعت کی ہے۔ اور اسے نہایت معیوب فعل قرار دیا ہے۔ لیکن وُہی آریہ جو دیانند جی کو ساری دُنیا کا ہادی اور راہ نما بتاتے ہیں۔ اور یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ صرف ان کی بتائی ہُوئی ہدایات پر عمل کر کے اس دُنیا میں آرام و آسائش کی زندگی۔ اور مرنے کے بعد مکتی حاصل ہو سکتی ہے کئی ایک دیگر امُور کی طرح بیواؤں کی شادی کی ممانعت کی بھی صریح خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اور اس پر بہت زور دے رہے ہیں۔ ہم اس کے متعلق بارہا ان سے دریافت کر چکے ہیں۔ کہ کیوں وُہ اپنے رشی کی ہدایت کے خلاف نیوگ کی بجائے دوبارہ شادی کرتے ہیں لیکن کبھی انہوں نے جواب دینے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ حال میں آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے "آرگن" نے دیانند جی کا ایک خط شائع کیا ہے جس میں سوامی جی اعلےٰ و ادنےٰ ذاتوں کی تقسیم کرتے ہُوئے فرماتے ہیں :-

"اگر آپ لوگوں میں بگیو پویت ہوتا ہے۔ اور گھر لاوت یعنی بیوہ کو دوسرے کے گھر میں بٹھانا نہیں ہوتا۔ تو آپ کا شمار شودروں میں نہیں ہوگا" (آریہ گزٹ ۱۹۔ اگست)

گویا دیانند جی کے نزدیک بیوہ کی شادی کرنی شودروں کا کام ہے۔ جو ہندوؤں میں ادنےٰ درجہ کی قوم سمجھی جاتی ہے۔ کسی اعلےٰ ذات کے ہندو کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں۔ کہ کسی بیوہ کی شادی کرے۔ اب کیا آریہ صاحبان اپنے رشی کے ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر بتائیں گے۔ کہ بیواؤں کی شادی کو رواج دے کر وُہ شودر بن چکے ہیں۔ یا اس میں ابھی کچھ کسر باقی ہے :-

---

گاندھی جی ہندوؤں کی نظر میں

جب گاندھی جی کے پیرووں نے دیکھا۔ کہ ایک طرف تو حکومت نے جیل خانہ میں ان کے مطالبات پورے کرنے سے انکار کر دیا اور دوسری طرف انہوں نے فاقہ کشی شروع کر دی ہے۔ لیکن مسلمان تو الگ رہے۔ عام ہندوؤں نے بھی اسے کچھ وقعت نہیں دی۔ تو گاندھی جی کے ایک مسلمان معتقد ڈاکٹر سیّد محمود سے ہندوؤں کو گرمانے کے لئے ایک مضمون شائع کرایا گیا۔ جسے پرتاپ (۲۵ اگست) نے بھی "مہاتما گاندھی کا برت اور ہندوؤں کا فرض" کے عنوان سے درج کیا۔ اس میں جو اں یہ لکھا گیا۔ کہ "کیا کرشن ثانی کو پونہ کے ہسپتال میں موت کی گھڑیاں گنتے دیکھ کر ہندوؤں کا دل نہیں دھڑکتا۔ کیا وُہ احتجاجی جلسے بھی منعقد نہیں کر سکتے" وہاں یہ بھی کہا گیا۔ کہ "اگر مسلمانوں کے پاس مہاتما جیسا لیڈر ہوتا۔ تو وُہ اسے ساسون ہسپتال میں بے بسی کی حالت میں مرنے کی اجازت نہ دیتے یہ الفاظ جو ایک بہت بڑے کانگرسی اور گاندھی جی کے شیدائی نے لکھے۔ اس قدر و وقعت پر خوب اچھی طرح روشنی ڈالتے ہیں۔ جو ہندوؤں میں ان کی باقی ہے۔ اور اگر حکومت گاندھی جی کو خود رہا نہ کر دیتی۔ تو ہندو آخری لمحہ تک بالکل خموش رہ کر ظاہر کر دیتے۔ کہ گاندھی ازم سے مخلصی حاصل کرنے کے لئے وُہ کتنے متمنی ہیں۔ البتہ بالفاظ ڈاکٹر سیّد محمود صاحب مرنے کے بعد انہیں اوتار سمجھ کر ان کی پرستش کرنا شروع کر دیتے :-

---

احمدیت سے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے نشانات

انبیاء کے متعلق منکرین کا مطالبہ

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے مخالفین ہمیشہ یہی کہتے رہے۔ کہ ہم کیسے ایمان لے آئیں۔ جبکہ اس کے پاس کوئی نشان اور معجزہ نہیں۔ لیکن اس کے برعکس خدا تعالےٰ کے نبی ہمیشہ اس بات کے مدعی رہے ہیں۔ کہ ان کے پاس ان کی صداقت کو ثابت کرنے والے ہزارہا نشان اور بینہ ہیں۔ چنانچہ سورہ ہود میں یہ مضمون بہت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ کے رسل بار بار فرماتے ہیں۔ یا قوم ارئیتم ان کنت علیٰ بینۃٍ من ربی۔ کہ اے میری قوم کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ میرے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف سے کیسے روشن نشان ہیں۔ بینات ایسے روشن دلائل کو کہتے ہیں جن کے دیکھنے سے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے لیکن پھر بھی منکرین نے نبی سے یہی کہا۔ ما جئتنا ببینۃ تو کوئی نشان اپنے ساتھ نہیں لایا۔ چنانچہ اور تو اور حضرت سید الرسل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکروں نے بھی یہی کہا قرآن کریم میں آتا ہے۔ ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ اٰیۃ من ربہ کافر یہ کہتے ہیں۔ کہ اس پر خدا کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اترتا۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے نشان اور معجزات اس کثرت سے نظر آتے ہیں۔ جن کی مثال گزشتہ انبیاء میں ہرگز نہیں ملتی۔

تکذیب آیات کی وجہ

خدا تعالےٰ کے برگزیدوں کے یہ فرمانے پر کہ ہمارے ساتھ بینہ ہیں۔ ان کے منکرین کے یہ کہنے کی۔ کہ تمہارے پاس کوئی نشان اور معجزہ نہیں۔ یہ وجہ ہوتی ہے۔ کہ منکرین نشانوں کی تکذیب میں بغیر صحیح علم رکھنے اور بغیر سمجھ سوچ سے کام لینے کے جلدی کرتے ہیں۔ یعنے ادھر اللہ تعالےٰ کے نبی کی تائید میں نشان ظاہر ہوا۔ ادھر انہوں نے بغیر سوچے سمجھے جھٹ تکذیب کر دی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس بارے میں فرماتا ہے۔ اکذبتم باٰیٰتی ولم تحیطوا بھا علما۔ کیا تم غور و فکر کئے بغیر میری آیات کا انکار کر دیتے ہو۔ اس تکذیب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خواہ اللہ تعالےٰ کے رسل کیسے ہی عظیم الشان نشان دکھائیں۔ منکرین کو وہ دکھائی نہیں دیتے۔ چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا قوم ارئیتم ان کنت علیٰ بینۃٍ من ربی واٰتٰنی رحمۃً من عندہ فعمیت علیکم انلزمکموھا وانتم لھا کٰرھون یعنے تکذیب میں جلدی کرنے کی وجہ سے خود منکرین کی بصیرت جاتی رہتی ہے۔ اور وہ نشانوں کو دیکھ نہیں سکتے۔ ہاں مومنین کا گروہ ایسے نشانات دیکھ کر اپنے ایمان اور عرفان میں ترقی کرتا ہے۔

مخالفین احمدیت کی حالت

موجودہ زمانہ میں احمدیت کے دشمنوں کے بے جا اعتراضات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ بھی نشانوں کی تکذیب میں پہلے منکرین کی طرح جلدی کرتے۔ اور عقل و سمجھ سے کام نہیں لیتے۔ قطع نظر اس سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ عین ضرورت زمانہ کے لحاظ سے اور مطابق ان تمام پیشگوئیوں کے ہے جو قرآن کریم اور احادیث نبوی و صحف سابقہ میں پائی جاتی ہیں اللہ تعالےٰ نے آپ کی تائید میں۔ اور آپ کی صداقت کو دنیا میں ثابت کرنے کے لئے بکثرت نشانات دکھلائے۔ لیکن باہمہ آپ کے مخالف گزشتہ منکرین کی طرح اعتراض پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور تعجب ہے۔ کہ یہ لوگ عظیم الشان اور فیصلہ کن نشانات کی طرف ذرا توجہ نہیں کرتے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے خدا تعالےٰ کے انبیاء چونکہ دنیا میں حق کو خدا تعالےٰ کے نشانات کے ساتھ ثابت کرنے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ اس لئے ان نشانات کے منکر ہمیشہ کے لئے مغلوب کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی چمکتے ہوئے نشانات کے ساتھ بھیجا۔ اور آپ کے ہاتھ پر وہ معجزات دکھلائے۔ جو حق و باطل میں فیصلہ کن ہیں۔

اس سلسلہ میں حضور کے چند ایک اعجازی نشانات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ جو حق کے طالبوں کے لئے ازدیاد اطمینان کا موجب اور منکرین کو قیامت تک مغلوب رکھنے والے ہیں

علم قرآن

پہلا اعجازی نشان جو حضور علیہ السلام کو دیا گیا۔ وہ علم قرآن ہے۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف اس کثرت سے آپ پر کھولے گئے۔ جن کی نظیر گزشتہ تیرہ سو سال میں نہیں ملتی۔ قرآن مجید کی متعدد آیات جن کی تفصیل اس جگہ موجب طوالت ہوگی۔ اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ کلام الٰہی کے حقائق آپ پر کثرت سے کھولے گئے۔ اور ایک فاسق اور کافر یہ قدرت ہرگز نہیں رکھتا۔ کہ اس پاک کلام کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ چنانچہ قرآن کریم خود فرماتا ہے۔ ھو علیھم عمًی یعنے قرآن کریم کے حقائق منکروں کے لئے مخفی ہیں لیکن مومنین کے لئے یہ مقدس کلام سراپا نور اور ہدایت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس نور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے ؎

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کلام میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

حضور علیہ السلام کی تصانیف اصل میں قرآن کریم کی ہی تفسیر ہیں۔ اور ان میں ایسے ایسے حقائق و معارف بیان کئے گئے ہیں۔ جن کو پڑھتے ہوئے ہر ایک سعید انسان محسوس کرتا ہے۔ کہ اس کی روح کی تشنگی کلام الٰہی کے معارف کے ذریعہ بجھتی جا رہی ہے۔ یہ پاک علوم حضور کی تصانیف میں اس کثرت سے ہیں کہ ایک انسان عمر بھر بھی انہیں ختم نہیں کر سکتا۔ غرض حضور نے قرآن کریم کو ایک نئی شان کے ساتھ دنیا میں پیش کیا۔ یہ بذات خود ایک وسیع مضمون ہے۔

معارف قرآن کے متعلق مسیح موعودؑ کا دعوےٰ

علم قرآن کے متعلق حضور فرماتے ہیں

ومن اٰیات صدقی انہ اعطانی علم القراٰن واخبرنی من دقائق الفرقان الذی لا یمسہ الا المطھرون (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۴۴۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز روحانی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاگردوں میں سے ہے۔ اور یہ پیشگوئی جو قرآنی تعلیم کی طرف اشارہ فرماتی ہے۔ اس کی تصدیق کے لئے کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی تھی۔ جس کی طرف کسی مخالف نے رخ نہیں کیا۔ اور مجھے اس خدا کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ مجھے قرآن کے حقائق و معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی مخالف مولوی میرے مقابل پر آتا جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار ان کو بلایا۔ تو خدا اس کو ذلیل اور شرمندہ کرتا۔ سو فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا۔ یہ اللہ جلشانہ کا ایک نشان ہے - - - - - - - -

غرض ایک پیشگوئی یہ بھی ہے۔ جو جناب الٰہی کی طرف سے مجھ کو عطا ہوئی۔ جس کا مقابلہ کوئی مخالف نہیں کر سکا۔ اور خدا نے تمام معاندین کو ذلیل کیا۔ قرآن کے اعجازی معارف جو غیر محدود ہیں۔ ان پر ایک یہ بھی دلیل ہے۔ کہ ظاہر اور معمولی معنے تو ہر ایک مومن اور فاسق اور مسلم اور کافر کو معلوم ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں جو معلوم نہ ہوں۔ تو پھر نبیوں اور عارفوں کو ان پر کیا فوقیت ہوئی اور پھر اس کے کیا معنے ہوئے۔ کہ لا یمسہ الا المطھرون"

(سراج منیر صفحہ ۳۹)

حضور کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام پر قرآنی علوم کے حقائق و معارف کثرت سے کھولے۔ اور بار ہا چیلنج دینے کے باوجود کسی مخالف مولوی اور سجادہ نشین کو حضور علیہ السلام کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس سے ناظرین قیاس کر سکتے ہیں۔ کہ اگر مخالف مولوی و گدی نشین جو اپنے تئیں بڑے علامہ سمجھتے۔ اور خدا تعالےٰ کی جناب میں قبولیت کے دعویدار ہیں۔ فی الحقیقت اپنے دعویٰ میں سچے ہوتے۔ تو کیوں اس قرآنی معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے نہ نکلتے۔ ان تمام کی خاموشی ظاہر کر رہی ہے۔ کہ وہ اس نعمت سے بکلی محروم اور اپنے دعوے قرب الٰہی میں باطل پر ہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل یہ نشان یعنے علم قرآن جماعت احمدیہ کو ہمیشہ کے لئے عطا کیا گیا ہے اور علوم قرآنیہ کے جاننے والے بفضل خدا اس جماعت میں کثرت سے ہیں۔ اگر اب بھی کسی مولوی یا گدی نشین کو مقابلہ کی خواہش ہو تو وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ چیلنج پڑھ لے۔ - - - حضور فرماتے ہیں ۔

" قرآن کریم کی پیشگوئی کے ماتحت جو جماعتیں راستی پر ہوں ان پر معارف قرآنیہ خاص طور پر کھولے جاتے ہیں۔ پس کوئی مخالف احمدیت خواہ عرب کا ہو۔ خواہ مصر کا ہو۔ خواہ شام کا۔ خواہ ہندوستان کا۔ میرے مقابلہ پر قرعہ سے تین رکوع قرآن کریم کے چن کر تین دن میں تفسیر لکھدے۔ اللہ تعالےٰ مجھے ضرور ایسے مطالب سمجھائے گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے باہر نہیں ملیں گے اور جو علوم عربیہ کے مخالف نہیں ہوں گے۔"

(اخبار الفضل مجریہ ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)

عربی تصانیف

دوسرا اعجازی نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا۔ وہ حضور کی تصانیف عربی و قصائد ہیں۔ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی عربی درسگاہ میں تعلیم نہ پائی اللہ تعالےٰ نے محض نشان کے طور پر آپ کو عربی زبان میں کامل دسترس عطا فرمائی۔ یوں تو حضور علیہ السلام کی تصانیف میں سے کوئی کتاب کہیں سے اٹھا کر دیکھ لو۔ اس بات کا قائل ہونا پڑے گا۔ کہ یہ تحریر نہایت موثر اور فصیح و بلیغ ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ فو اللہ ان کلامی ابلغ فی قلوب الناس من مائۃ الف سیف فھذا ھو الذی وضعت الحرب بھا (لجۃ النور ص۵۹) یعنے بخدا میرا کلام لوگوں کے دلوں پر صد ہزار شمشیر سے زیادہ موثر ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے جنگ کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کے دشمن کہتے تھے۔ کہ یہ شخص زبان عربی سے بالکل ناواقف ہے۔ ایک صیغہ بھی نہیں جانتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور علیہ السلام نے بیس کے قریب عربی کتب لکھیں۔ جنکی فصاحت و بلاغت کو دیکھتے ہوئے بلاد شام و عرب کے لوگ بھی دنگ رہ جاتے ہیں۔ اس بارے میں حضور علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں۔

" خدا تعالےٰ نے الہام سے مجھ کو خبر دی تھی۔ کہ تجھے زبان عربی میں ایک اعجازی بلاغت و فصاحت دی گئی ہے اور اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرے گا۔ - - - - - - - - تیری سچائی پر یہ ایک نشان ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس عرصہ میں بہت سی عمدہ عمدہ کتابیں زبان عربی میں بالتزام محاسن ادب و بلاغت و فصاحت اس عاجز نے لکھیں۔ اور مخالفین کو ان کے مقابلے کے لئے ترغیب دلائی۔ یہاں تک کہ پانچہزار روپیہ تک انعام دینا کیا۔ اگر وہ نظیر بنا سکیں۔ لیکن وہ بالمقابل ان کتابوں کے کچھ بھی نہ لکھ سکے۔ سو اگر یہ خدا تعالےٰ کا فعل نہ ہوتا۔ تو صدہا کتابیں مقابلہ پر لکھی جاتیں۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ اپنے صدق و کذب کا مدار انہیں رکھا گیا تھا۔ اور صاف لفظوں میں کہدیا گیا تھا۔ کہ وہ اس نشان کو بالمقابل کسی تالیف کے پیش کرنے سے توڑ سکیں۔ تو ہمارا دعوےٰ جھوٹا ٹھہرے گا لیکن وہ لوگ مقابلہ سے بالکل عاجز رہے - - - - - - - اس پیشگوئی میں کمال یہ ہے۔ کہ یہ ان عربی کتابوں کے وجود سے سولہ سترہ برس پہلے لکھی گئی۔ کیا انسان ایسا کر سکتا ہے۔" ٭

(سراج منیر صفحہ ۳۸)

الہامات کے متعلق دعوتِ مُباہلہ

ایک اور اعجازی نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے اس کلام کو جو خدا تعالےٰ کی طرف سے بطور وحی آپ پر نازل ہوا دنیا کے سامنے شائع کر کے ہر ایک مکفر و مکذب کو مقابلہ کی دعوت دی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

" ہر ایک جو مجھے کذاب سمجھتا ہے۔ اور مکار اور مفتری خیال کرتا ہے۔ اور میرے دعوے مسیح موعود کے بارہ میں میرا مکذب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے وحی ہوئی۔ اس کو میرا افترا خیال کرتا ہے۔ وہ خواہ مسلمان ہو یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو۔ اس کو بہر حال اختیار ہے۔ کہ اپنے طور پر مجھے مقابل رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے یہ بصیرت کامل طور پر حاصل ہے۔ کہ یہ شخص (اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھے) جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ درحقیقت کذاب ہے۔ اور یہ الہام جن میں سے بعض اس نے اس کتاب میں لکھے ہیں۔ یہ خدا کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ سب اس کا افترا ہے۔ اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقین کامل کے ساتھ مفتری اور کذاب اور دجال سمجھتا ہوں۔ پس اے خدائے قادر اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے۔ اور کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے۔ تو میرے پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذاب شدید نازل کر۔ ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا کر۔ آمین ہر ایک کے لئے کوئی تازہ نشان طلب کرنے کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے۔ اور میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر اس دعائے مباہلہ کے بعد جس کو عام طور پر مشتہر کرنا ہو گا۔ اور کم سے کم تین نامی اخباروں میں درج کرنا ہو گا۔ ایسا شخص جو اس تصریح کے ساتھ قسم کھا کر مباہلہ کرے۔ اور آسمانی عذاب سے محفوظ رہے تو پھر میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ اس مباہلہ میں کسی میعاد کی ضرورت نہیں۔ یہ شرط ہے۔ کہ کوئی ایسا امر نازل ہو جس کو دل محسوس کر لیں۔ - - - - - - - - - - - -

ایسے مباہلہ کرنے والوں کے لئے یہ ضروری ہو گا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر ان تمام میرے الہامات کو اپنے اس مضمون مباہلہ میں (جس کو وہ شایع کرے) لکھے۔ اور ساتھ ہی یہ اقرار بھی شایع کرے۔ کہ یہ تمام الہامات انسان کا افترا ہے۔ خدا کا کلام نہیں ہے۔ اور یہ بھی لکھے۔ کہ ان تمام الہامات کو میں نے غور سے دیکھ لیا ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ انسان کا افتراء ہے۔ اور اس پر کوئی الہام خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوا۔" (حقیقۃ الوحی ص۶۹)

حضور کی اس تحریر کے متعلق کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ اگر مکفر اور مکذب مولوی حق پر ہوتے۔ تو ضرور اس فیصلہ کو قبول کرتے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ اپنے الہامات شایع کئے۔ اور موکد بعذاب حلفاً بیان فرمایا۔ کہ یہ تمام خدا تعالےٰ کا کلام ہے جو مجھ پر نازل ہوا۔ مگر اس طرح ان کی تکذیب کے لئے کوئی آمادہ نہ ہوا۔

کیا اب بھی کوئی مولوی یا سجادہ نشین ہے۔ جو اس طور سے مقابلہ کے لئے نکلے ؟

عام دعوتِ مباہلہ

ایک اور اعجازی نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دعوت مباہلہ ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے نام بنام تمام مکفر و مکذب مولویوں اور سجادہ نشینوں کو دی۔ اور جس کا ذکر تفصیل سے انجام آتھم میں درج ہے۔ اکثر منکرین و مکفرین علماء و سجادہ نشین اس دعوت کو سن کر خاموش ہو گئے۔ اور جو کسی رنگ میں مقابلہ پر آئے۔ ان کا انجام نہایت عبرتناک ہوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

" خدا نے میرے لئے یہ نشان بھی دکھلائے۔ کہ اس نے ہر ایک مباہلہ میں میرے دشمنوں کو ہلاک کیا۔ یا ان کے مقابل

پر مجھے ہر ایک قسم کے انعام سے مشرف کیا۔ اور ان کو ذلت کی زندگی میں ڈالا یا ذلت کے ساتھ دنیا سے اٹھالیا۔"

(چشمۂ معرفت ص۳۱۸)

مثال کے طور پر چراغ دین جمونی۔ غلام دستگیر قصوری سعد الدین لدھیانوی۔ نعیر مرزا دو الیال۔ رشید احمد گنگوہی۔ اسمٰعیل علی گڑھی۔ اور ڈاکٹر ڈوئی وغیرہ وغیرہ یہ تمام لوگ عبرتناک طور پر ہلاک ہوئے۔

قبولیت دعا کا نشان

مقربین بارگاہ الٰہی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کی اکثر دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ اور اکثر دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقت اطلاع بھی دے دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعجازی طور پر یہ نشان بھی عطا فرمایا۔ چنانچہ بذریعہ وحی فرمایا۔ اجیب کل دعائك الافی شرکائك حضور کی تمام کامیابی کا دارومدار قبولیت دُعا پر ہی ہے۔ اور دعاؤں کی قبولیت کے ہزارہا انسان گواہ ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے نشانوں کے ذکر میں فرماتے ہیں:۔

"بعض ایسی دعائیں ہیں۔ کہ وہ بدرجہ قبول پہنچ کر بذریعہ خدا کی وحی کے میں ان کی قبولیت سے مطلع کیا گیا۔ اور وہ دعائیں جن کا اوپر ذکر ہوا۔ معمولی امور کے متعلق نہیں ہیں۔ بلکہ ایک حصہ ان میں سے بیماروں کی شفا کے بارے میں ہے۔ جن کی بیماری درحقیقت شدت عوارض کی وجہ سے موت کے مشابہ تھی۔ مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اچھا کیا۔ اور بعض دعائیں ان لوگوں کے متعلق ہیں۔ جو اولاد ہونے سے نومید ہو گئے تھے۔ مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اولاد دی۔ اور بعض دعائیں ان مصیبت زدوں کے متعلق تھیں۔ جو بعض مقدمات میں مبتلا ہو کر جان کے خطرہ میں پڑ گئے تھے۔ یا ان کی عزت معرض خطرہ میں تھی۔ یا مال کی تباہی ان کو برباد کرنے والی تھی۔ ایسا ہی اور انواع و اقسام کی دعائیں قبول ہوئیں"۔

(چشمۂ معرفت ص۳۱۷)

حضور علیہ السلام کو اپنی دعاؤں کی قبولیت پر جس قدر یقین اور وثوق تھا۔ وہ بذات خود ایک نہایت عظیم الشان نشان ہے کیونکہ خدا تعالےٰ کی درگاہ سے راندہ ہوا۔ اور دور افتادہ کبھی اس یقین اور وثوق کے ساتھ دنیا کو چیلنج نہیں دے سکتا۔ حضور نے اس سلسلہ میں بھی مخالفین و منکرین پر اتمام حجت کے لئے دعوت دی۔ اس طرح پر کہ ایک کافی تعداد ان بیماروں کی جو مختلف جسمانی عوارض میں گرفتار ہوں۔ فریقین مساوی تعداد میں بذریعہ قرعہ تقسیم کر لیں۔ پھر ہر ایک۔ فریق اپنے اپنے بیماروں کی صحت و عافیت کے لئے جناب الٰہی میں دعا کرے۔ اور ایک سال کے بعد دیکھیں۔ کہ کس فریق کے بیمار کثرت سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ اور اس طرح پر کونسا فریق غالب آتا ہے۔ معاندین کے گروہ میں علماء سجادہ نشین و دیگر تمام مخالف لوگ شامل تھے۔ مگر کسی کو اس طریق فیصلہ کو قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ہوتی بھی کیونکر جبکہ ان تمام لوگوں کو اپنی دعاؤں کی قبولیت پر کوئی یقین اور وثوق نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو تفصیل سے اپنی کتاب فیصلہ آسمانی میں درج فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں حضور علیہ السلام نے امراء و رؤسا کو اعانت اسلام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بایں الفاظ مخاطب فرمایا:۔

"اگر ان کو بغیر آزمائش ایسی مدد میں تامل ہو۔ تو وہ اپنے بعض مقاصد و مہمات اور مشکلات کو اس غرض سے میری طرف بھیجیں۔ کہ وہ مطلب کے پورا ہونے کے وقت کہاں تک ہمیں اسلام کی راہ میں مالی مدد دیں گے۔ اور کیا انہوں نے اپنے دلوں میں پختہ اور حتمی وعدہ کر لیا ہے۔ کہ ضرور اس قدر مدد دیں گے اگر ایسا خط کسی صاحب کی طرف سے مجھ کو پہنچا۔ تو میں اس کے لئے دعا کروں گا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ بشرطیکہ تقدیر مبرم نہ ہو۔ ضرور خدا تعالےٰ میری دعا سنے گا۔ اور مجھ کو الہام کے ذریعہ سے اطلاع دے گا۔ اس بات سے ناامید مت ہو۔ کہ ہمارے مقاصد بہت پیچیدہ ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ بشرطیکہ ارادہ ازلی اس کے مخالف نہ ہو۔ اور اگر ایسے صاحبوں کی بہت سی درخواستیں آئیں۔ تو صرف ان کو اطلاع دی جائے گی۔ جن کے کشود کار کی نسبت او جانب حضرت عزوجل خوشخبری ملے گی۔ اور یہ امور منکرین کے لئے نشان بھی ہونگے اور شائد یہ نشان اس قدر ہو جائیں۔ کہ دریا کی طرح بہنے لگیں"

(برکات الدعا ص۳۰)

ناظرین غور فرمائیں۔ کیا ایک مفتری اس تحدی کے ساتھ قبولیت دعا کا دعویٰ پیش کر سکتا ہے۔ ایسی مثالیں صرف خدا کے برگزیدوں ہی میں ملتی ہیں۔

اب خدا تعالےٰ کا یہ نشان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ دیکھا جا سکتا ہے۔ عرصہ ہوا آپ نے مخالفین کو دعوت دی۔ کہ وہ قرعہ کے ذریعہ کچھ بیماروں کو تقسیم کر لیں۔ اور پھر ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان بیماروں کو یا مخالفین کے مقابلہ میں زیادہ بیماروں کو صحت عطا فرمائے گا۔ مگر اس وقت تک کسی نے اس بات کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ دراصل خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں کا دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ کامل مشاہدہ کرنے کے بغیر اس قسم کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اور جسے یہ بات حاصل ہو۔ اس کی صداقت اور اس کے خدا تعالےٰ کا محبوب ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے

خاکسار ڈاکٹر کریم الدین میڈیکل آفیسر انچارج بیرہ ڈسپنسری ضلع گجرات

تمدن اسلام

اسلام اور ازدواجی تعلقات

خانگی آسائش کی اہمیت

خانگی آسائش و اطمینان دنیا میں سب سے بیش قیمت چیز ہے۔ جس گھر میں سکون و اطمینان صلح و اتفاق۔ محبت اور پیار میسر نہ ہو۔ وہ گھر جہنم کا نمونہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ دین و دنیا میں ترقی کرنے اور اپنے وجود سے اپنی ذات اور ملک و ملت کو فائدہ پہنچانے کے لئے دیگر ضروری امور کے علاوہ ایک اہم اور ضروری چیز خانگی آرام و اطمینان بھی ہے۔

اسلام کی خصوصیت

اس میں شک نہیں۔ کہ دنیا میں ہر قوم سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگ ملیں گے۔ جو صحیح معنوں میں رشتۂ ازدواج کے حقیقی مقاصد سے متمتع ہو رہے ہوں گے۔ لیکن ان میں سے سوائے اسلام کے احکام پر چلنے والے کے کوئی بھی یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ یہ کامیاب زندگی [illegible] کے طفیل [illegible] پر وہ کاربند ہے۔ اور اس لئے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اسلام کے سوا کوئی اور مذہب انسان کی جملہ ضروریات اور پیش آمدہ حالات کا حل بتانے کے علاوہ اس کے لئے ہر قسم کی راحت اور مسرت و انبساط کے سامان فراہم کرتا ہے۔

مرد کی فوقیت

مرد کو اللہ تعالےٰ نے عورت پر ایک نوع کی ہر لحاظ سے فضیلت عطا کی ہے۔ قویٰ۔ اعضاء ساخت جسم میں وہ عورت پر فوقیت رکھتا ہے۔ پھر اس کی طرز زندگی ایسی ہے۔ کہ وہ علم اور تجربہ میں بھی اس سے عام طور پر بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ پھر میل جول میں آسانیوں اور دنیوی امور میں عورتوں کی نسبت زیادہ حصہ لینے کی وجہ سے اس کی عقل میں بھی زیادہ پختگی آجاتی ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر اہلی زندگی بسر کرنے کے طریق تجویز کرتے ہوئے اسلام نے مرد کے امتیازات کو ملحوظ رکھا ہے۔

عورت کے فرائض

عورت کو اسلام نے خاص طور پر شوہر کی اطاعت کی تاکید کرتے ہوئے حکم دیا ہے۔ کہ وہ اس کی فرمانبردار اور وفاشعار رہے۔ اس کی عزت و آبرو۔ اس کے ننگ و ناموس اور اس کے اموال کی دیانتداری کے ساتھ حفاظت کرے۔ اولاد کی تربیت اچھے رنگ میں کرے اس کے آرام و آسائش کا حتی المقدور لحاظ رکھے۔ اس کی طبیعت کو بشاش رکھنے کی کوشش کرے۔ دنیوی افکار اور پریشانیوں سے گھبرائے ہوئے مرد کی ڈھارس بندھائے اور اپنی فطری دلآویزی اور جاذبیت سے اس کے اندر نئی ہمت اور طاقت عمل پیدا کرنے کی کوشش کرے

عورت سے حسن سلوک کی تعلیم

اس کے مقابلہ میں مرد کے لئے عورت کی کمزوریوں کے پیش نظر اس کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی غلطیوں سے درگذر اور لغزشوں کو نظر انداز کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اور اس کی یہاں تک تاکید کی ہے کہ فرمایا۔ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہی ہے۔ جو اپنی بیوی بچوں سے بہترین سلوک کرتا ہے۔ پھر عورتوں کے حقوق کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ کہ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف۔ یعنی عورتوں کے لئے ایسے ہی حقوق مردوں پر ہیں۔ جیسے مردوں کے عورتوں پر۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنی بیوی کی بد خلقی پر صبر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب عطا کرے گا۔ جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو صبر کی وجہ سے عطا کیا۔ آپ کا حکم ہے۔ کہ عورتوں کو ایسے طعنے نہ دو۔ جو ان کی دل آزاری کا موجب ہوں [illegible] اور ان کے درمیان امتیاز مت روا رکھو۔ ان کی ہمت اور استطاعت سے بڑھ کر انہیں تکلیف میں نہ ڈالو۔ حتیٰ کہ اسلام کی ہدایت ہے کہ اگر عورت نافرمان بھی ہو۔ تو بھی تمہاری طرف سے حسن سلوک میں کمی نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ وعظ و نصیحت اور دعاؤں کے ذریعہ اصلاح کرنے کی کوشش کرو۔ ان سب باتوں کے علاوہ عورت کی ہر قسم کی ضروریات کو پورا کرنا ہر طرح سے اس کی تکالیف کو دور کرنے کا انتظام کرنا اور ہر لحاظ سے اس کی حفاظت کرنا اسلام نے مرد کے فرائض میں داخل کیا ہے

عورت کو تکلیف دینے کا ایک طریق

اسلام نے مرد کی طرف سے عورت کو ایذا رسانی کے تمام دروازے بند کئے ہیں۔ اس کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کی تعلیم اور تاکیدی احکام کے ساتھ ان باتوں سے روکا بھی ہے۔ جو عورت کے لئے باعث مصیبت بن سکتی ہیں۔ عورت چونکہ ضروریات زندگی حاصل کرنے اور ضروری اخراجات بہم پہنچانے میں مرد کی محتاج ہوتی ہے۔ اس لئے وہ مرد جو عورت کو تکلیف میں ڈالنا چاہیئے۔ اخراجات کی کفالت سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ اور اکثر مرد تو ایسے ظالم ہوتے ہیں۔ کہ عورت کے ساتھ بچوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ بلکہ بچوں کو عورت کی مصیبت میں اضافہ کا باعث بنا دیتے ہیں۔ ایسے ظالم اور ناخدا ترس لوگ عورت کو معلقہ چھوڑ رکھتے ہیں۔ یعنی نہ تو اس سے کلیتہً علیحدگی اختیار کرکے اسے آزاد کر دیتے ہیں۔ اور نہ اس کے کھانے پینے اور پہننے کا کوئی انتظام کرتے ہیں۔ ہندو اخبارات میں عام طور پر ایسی مظلوم اور ستم رسیدہ عورتوں کی داستان ہائے مصیبت شائع ہوتی رہتی ہیں۔

ایذا رسانی کا انسداد

اسلام نے عورت کو اس ناانصافی اور صریح ظلم سے بچانے کا کما حقہ انتظام کیا ہے۔ اور ایسی حالت میں عورت کو ڈالنے سے سخت منع کیا ہے۔ نیز عورت کے لئے نکاح کے وقت ہی اس کی حیثیت کے مطابق مرد کو ایک رقم ادا کرنے کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اور اسے عورت کی ذاتی ملکیت ٹھہرایا ہے جسے خرچ کرنے کا اسے کلی اختیار ہے۔

خلع اور طلاق

پھر ناچاقی کے حد سے زیادہ بڑھ جانے اور اصلاح کی کوئی صورت باقی نہ رہنے پر مرد و عورت ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے بلکہ ایک دوسرے کی جان لینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے انسداد کے لئے مرد کو طلاق دے کر اور عورت کو خلع کے ذریعہ علیحدگی حاصل کرنے کا حق دیا۔ ایک وقت تھا۔ جب مسئلہ طلاق پر مخالفین اسلام کی طرف سے اعتراضات کئے جاتے تھے۔ لیکن آج نہ صرف اس کی ضرورت کو کھلے طور پر ہر قوم میں محسوس کیا جا رہا ہے۔ بلکہ اپنے مذہب کو نظر انداز کرکے اسے جاری بھی کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس پہلو سے بھی چونکہ ان کے پاس اس قسم کا کوئی مکمل ضابطہ و قانون نہیں۔ جو اسلام نے قرار دیا ہے۔ اس لئے اور رنگ کی مشکلات پیدا کر دی گئی ہیں

حکیم یا ڈاکٹر کیلئے عمدہ موقع

خانیوال ضلع ملتان میں ایک تجارتی منڈی ہے۔ وہاں کے بعض معززین کی جو غیر احمدی ہیں خواہش ہے۔ کہ اگر احمدی طبیب یا ڈاکٹر وہاں دوکان کھول لے۔ تو کام اچھا چل سکتا ہے۔ پس اگر کوئی صاحب خانیوال میں حکمت یا ڈاکٹری کی دوکان کرنا چاہتے ہوں۔ تو تفصیلات معلوم کرنے کے لئے پتہ ذیل خط و کتابت کریں۔

محمود احمد صاحب قریشی احمدی۔ چک ۹۱۔ الف۔ محمود آباد۔ خانیوال۔ ضلع ملتان۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان

ایک منتظم فروخت حصص رسید بک نمبر ۳ مشمولہ رسیدات ۱ لغایت ۳۸ گم ہو گئی ہے۔ دفتر مناسب کارروائی کر رہا ہے احباب ان رسیدات پر کسی کو رقم نہ دیں۔ منتظم فروخت حصص دی سن ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

نظارتوں کے اعلانات

بیکاری کے انسداد کیلئے تجاویز

سال حال کی مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بے کاری کے انسداد کے لئے جو تجاویز منظور فرمائی تھیں۔ ان میں سے ایک تجویز یہ تھی۔ کہ "چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں کے اجرا کی کوشش اور تحریک کی جائے جس میں مستورات کو بھی شامل کیا جائے۔ اس میں ان صنعتوں کے علاوہ جن کا سکیم پیش کردہ میں ذکر کیا گیا ہے:-

دوسری چھوٹی چھوٹی صنعتوں۔ مثلاً رسی سازی ٹرنک سازی۔ صابن سازی۔ نوار سازی۔ دری بافی۔ سامان سٹیشنری کی ساخت۔ کشیدہ کاری۔ وغیرہ وغیرہ کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ لیکن یہ جملہ کام ابتدا میں چھوٹے پیمانوں پر گھریلو صنعتوں کے طور پر ہونے چاہئیں۔"

میں احباب جماعت کو جہاں یہ تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ان صنعتوں کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اس طرح کئی بے کاروں کو کام مل جائے گا۔ اور جماعت کی اقتصادی حالت کو فائدہ پہنچیگا۔ وہاں میں اس امر کا خوشی سے اظہار کرتا ہوں۔ کہ قادیان میں اس قسم کی صنعتیں جاری ہو رہی ہیں یہاں ایک کارخانہ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں حسب ذیل اشیاء طیار کی جاتی ہیں۔

(۱) صابن۔ کپڑے دھونے کا (۲) صابن نہانے کا (۳) خوشبودار تیل (۴) عطریات (۵) سیاہی برائے فونٹین پن (۶) سیاہی عام لکھنے کی (۷) ویزلین خوشبودار

بیرونی جماعتوں کے دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ ان اشیاء کو قادیان سے منگوائیں۔ تاکہ ان صنعتوں کے جاری کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور آئندہ اس قسم کی مزید صنعتیں جاری ہو سکیں۔ مینجر صاحب کارخانہ تجارت پیشہ اصحاب کو تھوک مال خریدنے پر خاص رعایت دینگے۔ تفصیلات بذریعہ خط و کتابت طے کی جاسکتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ بعض جگہوں کے اصحاب اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اکٹھی چیزیں منگوالیں پھر آپس میں تقسیم کرلیں۔

مینجر صاحب کارخانہ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کی جائے۔

مینجر کارخانہ دی سنو سوپ اینڈ پرفیومری کمپنی۔ قادیان۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

مسلمانانِ کشمیر کو ایک اہم مشورہ

(۳)

تعلیم صنعت تجارت اور تنظیم کی ضرورت

ایک گریجویٹ کے قلم سے

پہلے مضامین میں میں نے کشمیر کے حالات پر تفصیلی بحث کی تھی۔ اور بتایا تھا۔ کہ مسلمانوں کی منزلِ مقصود کدھر ہے۔ اور وہ کدھر جا رہے ہیں۔ نیز میں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ ان امور کے متعلق بھی لکھوں گا۔ جو براہ راست مسلمانوں کی بہتری سے وابستہ ہیں۔ اور دراصل انہی میں کشمیری مسلمانوں کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ میں مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ان امور پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اور اس سلسلہ میں جلد عملی قدم اٹھائیں ؀

سیاسی اتحاد

سب سے پہلے ضروری بات یہ ہے۔ کہ کشمیر کے تمام مسلمان بلالحاظ فرقہ بندی سیاسی امور میں منظم اور متحد ہو جائیں اور قومی آواز ایک ہی پلیٹ فارم سے بلند کی جائے ؀

تعلیمی ترقی

مسلمان تعلیم میں بہت کمزور ہیں۔ اس وقت بھی تمام ریاست میں چند گنتی کے مسلمان گریجویٹ ہوں گے اگرچہ انٹرنس پاس مسلمان بہت ہیں۔ لیکن ہمسایہ قوم چونکہ زیادہ تعلیم یافتہ ہے۔ اس لئے جب تک تعلیمی لحاظ سے اس کا مقابلہ نہ ہو مسلمان خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکتے۔ اور زیادہ تعلیم یافتہ قوم کمزوروں کو کبھی اپنے ہم پلہ ہونے کا آسانی سے موقعہ نہیں دیگی۔ نیز گلینسی کمیشن کی سفارشات سے بھی پورا پورا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ تاوقتیکہ مسلمان تعلیم یافتہ نہ ہوں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ مجموعی لحاظ سے تو مسلمان زیادہ تر جاہل ہوں اور محض ہنگاموں کی بنا پر اپنے آپ کو حق بجانب قرار دیں۔ پس یہ امر مسلمانوں کی خاص اور فوری توجہ چاہتا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ریاست کشمیر کی طرف سے تمام ریاست میں سکولوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ جس میں بلالحاظ مذہب و ملت ہر ایک شخص تعلیم حاصل کر سکتا ہے لیکن ان مدرسوں میں طلباء زیادہ تر پنڈت ہیں۔ اور مسلمان عمداً تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اگر غربت اور افلاس کا عذر مسلمانوں کو ہو۔ تو اس کا جواب موجود ہے۔ کہ ریاست نے تعلیم مفت رکھی ہے۔ اور افلاس زدہ علاقوں میں کتابیں بھی ریاست کی طرف سے مفت مہیا کی جاتی ہیں ؀

جبری تعلیم

علاوہ ازیں کچھ عرصہ سے کشمیر میں جبری تعلیم کا حکم ہوا ہے لیکن میں نے خود دیکھا۔ کہ جب جبری سکولوں کے ماسٹر یا دیگر اہلکار مسلمانوں کے گھروں میں بچوں کو لینے جاتے۔ تو والدین یا تو بچوں کی بیماری کا عذر کر دیتے۔ یا باہر روانہ کر دیتے۔ یا چھپا دیتے۔ یہ حقیقت حال ہے۔ جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ خود مسلمانوں نے پرائیویٹ سکول جاری کئے۔ جن میں ہمدرد مسلمان رات کو مسلمانوں کو پڑھانے کی کوشش کرتے تھے لیکن ایسے سکول بھی چند دنوں سے زیادہ زندہ نہ رہ سکے۔ ان حالات کی موجودگی میں مسلمان خود ہی انصاف فرمائیں۔ کہ کیا یہ طریق کسی طرح بھی مفید ہو سکتا ہے۔ اور کیا کشمیر کے لیڈر کہلانے والوں کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ بجائے اپنی ذات یا پوزیشن کی خاطر آپس میں لڑنے کے اس اہم سوال کی طرف متوجہ ہوں۔ اور تمام قوم کو مجموعی طور پر تعلیم کی طرف راغب کر دیں ؀

منظم تجارت

کشمیر کے مسلمانوں کے پاس تجارت ایک ایسی چیز ہے جس پر کسی حد تک ان کا انحصار ہے۔ اور کشمیر کے صناع بہترین کام کرنے والے ہیں۔ لیکن تعلیم کی کمی کی وجہ سے مسلمان تاجر اس بات سے آگاہ نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی لیڈروں نے انہیں بتایا۔ کہ موجودہ زمانہ میں انفرادی تجارت کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دنیا ترقی کرتے کرتے کہیں سے کہیں پہنچ چکی ہے۔ لیکن کشمیر کا تاجر اپنے پرانے طریق پر ہی چل رہا ہے۔ جس کی وجہ سے کشمیر کی تجارت بگڑ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کی اس حالت کو دیکھ کر غیر ریاستی افراد اور دیگر غیر مسلم اقوام نے کشمیر کی تجارت اور صنعت پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ مسلمان تاجر باوجود مالک ہونے کے غلام بن رہا ہے۔ اندریں حالات مسلمانوں کو منظم تجارت کی طرف مائل ہونا چاہیئے۔ اور ایمانداری اور دیانتداری کے اصول پیش نظر رکھنے چاہئیں ؀

اصلاح رسوم

اصلاح رسوم کا سوال تمدنی اور معاشرتی نقطۂ نگاہ سے کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک مسلمان لیڈر اس طرف توجہ نہیں کریں گے۔ تب تک دیرینہ بد رسوم کا انسداد مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اور مسلمانوں کی یہ عادات اس وقت تک دور نہیں ہوں گی۔ جب تک پریس اور پلیٹ فارم کے ذریعہ کشمیر کے ایک ایک فرد کو بری رسوم کے نقائص سے آگاہ نہ کر دیا جائے۔ کشمیر کا مسلمان اگر مفلس ہے۔ تو صرف اسی وجہ سے کہ وہ اس راز سے نا آشنا ہے۔ اور ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ذلیل کن رسوم کو ذریعہ عزت سمجھتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ کشمیر کے اخبار دس پندرہ روپیہ کی ملازمت ضائع ہو جانے یا نہ ملنے پر تو آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ اور کئی کالم سیاہ کر دیئے جاتے ہیں لیکن اپنی قوم کی اصلاح کے لئے کوئی تجویز تیار کر کے اس پر عمل کرانا ان کے لئے دوبھر ہے۔ میرے نزدیک ہر ایک کشمیری مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اصلاح رسوم کے لئے عملی قدم اٹھائے۔ اس سے ان کی بہت سی مشکلات کا خاتمہ ہو جائے گا ؀

بے کار انجمنیں

غرض ان باتوں پر مسلمان غور کر کے عمل کریں۔ تو کئی دیگر قابل اعتراض امور کی خود بخود اصلاح ہو جائے گی۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ کشمیر میں انجمنوں کی آزادی ملنے پر بے شمار انجمنیں شوقیہ طور پر قائم کی گئیں ہیں لیکن ایسی انجمنوں کا کیا فائدہ جبکہ کوئی بھی اصل علاج کی طرف رجوع نہیں کر رہی۔ ایسی انجمنوں کا برائے نام قیام محض تضیع اوقات اور روپیہ کا ضائع کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر درحقیقت یہ ادارے کوئی کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو بجائے برائے نام انجمنوں کے قائم کرنے کے متحدہ طریق سے ان امور کی طرف توجہ کریں۔ جن کا ذکر میں نے کیا ہے۔ اسی میں ملک اور قوم کا فائدہ ہے۔ اور اگر کوئی انجمن اس میں کامیاب ہو جائے۔ تو سمجھا جائے گا۔ کہ واقعہ میں کشمیر کے لوگ اور ان کی انجمنیں کوئی کام کر رہی ہیں۔ ورنہ محض شور و شر سے کیا حاصل ؀

میرپور کے ملزمین کی قانونی امداد

گوجرانوالہ ۳۰ اگست۔ آج جناب شیخ بشیر احمد صاحب احمدی بی اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت میرپور ریاست جموں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ ایک ہفتہ قیام کر کے مسلمان ملزمین کی طرف سے عدالت میں بحث کریں گے ؀

(نامہ نگار)

بٹالہ میں مخالفین کی شرارتیں

کئی دنوں سے یہاں وہابی بستی میں چل رہی تھی۔ فاتحہ خلف امام وغیرہ کے متعلق طرفین کی طرف سے تقریر اور مناظرے کے چیلنج ہو رہے تھے لیکن مناظرہ کرنے کے لئے کوئی فریق بھی تیار نہ تھا۔ بالآخر دونوں نے احمدیوں کے خلاف فتنہ پردازی شروع کر دی۔ ۲۸ اگست کو فریقین کی طرف سے متعدد بار اشتعال انگیز ڈھنڈورے پٹوائے گئے اور رات کو مسجد احمدیہ کے قریب جلسہ منعقد کیا گیا۔

مذہب کو اس طرح بازیچۂ اطفال بنانے پر شہر کے شریف غیر احمدی بھی سخت ناراض تھے۔ اور پوچھتے تھے کہ پبلک میں بلاوجہ اس قدر جوش پیدا کر دینے اور بعد میں چپ چاپ سمجھوتہ کر لینے کے معنے کیا ہیں؟ جلسہ کے وقت انجمن شباب المسلمین کے کارکن چند آوارہ اشخاص کو بطور والنٹیرز ہمراہ لے کر آ گئے اور سخت اشتعال انگیز نعرے لگائے اور مغلظات سے پر تقریریں کیں۔ اور والنٹیرز کا جلوس بنا کر مسجد احمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ کے مکان کے آگے سے نہایت مشتعل طریقہ سے گذرا۔ غرضیکہ انہوں نے اپنی طرف سے فساد برپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مگر حکام سے رپورٹ کی کہ جماعت احمدیہ کے افراد جلسہ گاہ میں چارپائیاں بچھا کر بیٹھے تھے اور جلسہ میں رکاوٹ ڈالنا چاہتے تھے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ بٹالہ [illegible]

وصیتیں

۳۹۸۰ مسماۃ حسن بی بی زوجہ احمد الدین قوم شیخ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن انبالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۳۳/۵/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک جوڑی ہاتھ کے طلائی کڑے ایک جوڑی طلائی ڈنڈی۔ ایک عدد کنٹھہ۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی۔ ایک جوڑی سانٹے نقرئی طلائی بٹن۔ ان تمام زیورات کی مجموعی قیمت مبلغ آٹھ صد روپیہ ہے۔ اس علاوہ حق مہر ۲۲/۶/- ہے۔ کل ۸۲۲/۶/- صرف اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ فقط۔

العبد۔ حسن بی بی موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبد اللہ

ولد الٰہی بخش بقلم خود۔ گواہ شد۔ شیخ احمد الدین خاوند موصیہ بقلم خود

۳۹۹۴ محمد ابراہیم ولد محمد قوم گوجر پیشہ زمینداره عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۱۲ء ساکن سماعیلہ ڈاکخانہ ڈنگہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۳۳/۶/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی مملوکہ و مقبوضہ خود واقعہ رقبہ موضع سماعلیہ تحصیل کھاریاں رقبہ ۴۸ بیگھ اور رقبہ واقعہ موضع لکھنانوالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۴۳ بیگھ کل ۹۱ بیگھ جس کی قیمت نرخ حال کے مطابق قریباً دس ہزار روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی نسبت وصیت کرتا ہوں۔ یعنی ایکہزار روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ بطور قیمت ۱/۱۰ حصہ اراضی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دونگا۔

العبد۔ محمد ابراہیم ولد میاں محمد سکنہ سماعلیہ۔ گواہ شد۔ فضل الٰہی امیر جماعت احمدیہ کھاریاں۔ گواہ شد۔ بقلم خود محمد خاں محصل سکنہ کھاریاں۔ گواہ شد۔ فضل احمد اے۔ ڈی۔ آئی۔ کھاریاں۔

۳۶۵۹ حسن خان ولد رمضان خان قوم حجانہ بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن ڈہلورہ حجانہ ڈاکخانہ مغلاں تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۳۳/۵/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت اکیس روپے دو آنے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں میں بمقام موضع ڈہورہ حجانہ میری جائداد اراضی نہری و چاہی بھی ہے۔ چونکہ میرے بھائیوں سے مشترکہ ہے۔ جس کی تفصیل تقسیم کرنے کے بعد معلوم ہو سکیگی اور ایسے ہی سکنی مکانات خام بطور جائداد مشترکہ ہے۔ اس جائداد غیر منقولہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط۔ العبد۔ حسن خان حجانہ نائب مدرس مٹھ لک ڈاکخانہ خاص سرگودہا۔ گواہ شد۔ محمد زمان ولد ملک سردار خاں پوسٹ مین مٹھ لک بقلم خود

گواہ شد۔ چراغ دین اول مدرس مٹھ لک بقلم خود ۳۳/۵/۲۴

۳۹۸۵ محمد یوسف ولد محمد ابراہیم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن اڑہا ڈاکخانہ دھمول ضلع مونگھیر حال ملازم کیمور سی پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۳/۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۲۲۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد۔ محمد یوسف کیمسٹ حال مقام ڈاکخانہ کیمور سی پی

کرتے ہیں کہ آئندہ ایسے موقعوں پر پوری احتیاط سے کام لیا جائیگا (نامہ نگار)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کونسل آف سٹیٹ میں ۳۱ راگست کو گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ سرحدی بمباری کے سلسلہ میں ۴۲ ہوائی جہازوں کے ذریعہ ۹۰ بم وزنی دس ہزار سات سو ۸۸ پونڈ گرائے گئے۔ جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ گورنمنٹ کا اس پر پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔

چٹا گانگ کے باشندوں پر انقلابی سرگرمیوں کی وجہ سے گورنمنٹ کی طرف سے ۸۵ ہزار روپیہ کا جو اجتماعی جرمانہ کیا گیا تھا۔ اس میں سے ۷۶ ہزار روپیہ وصول ہو چکا ہے۔

اسمبلی میں ۳۱ راگست کو سر جوزف بھور نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ ۳۲-۱۹۳۱ء میں ہندوستان نے ممالک غیر سے بیس ہزار تین سو ترانوے موٹر کاریں اور بسیں منگائیں۔ جن سے گورنمنٹ کو ایک کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ محصول وصول ہوا۔

بیگم شاہنواز لنڈن سے ۳۱ راگست کو بمبئی پہنچ گئیں۔ آپ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں اپنے تمام ہموطنوں پر زور دیتی ہوں۔ کہ وہ اس امر کو واضح کر دیں کہ جس کانسٹیٹیوشن میں عورتوں کو کافی فرنچائز اور نمائندگی نہیں ملے گی۔ وہ ہندوستان کی عورتوں کو منظور نہیں ہوگا۔

بنگال گورنمنٹ نے ایک ایگریکلچر ریسرچ کمیٹی مقرر کی ہے۔ یہ کمیٹی زراعت میں ترقی اور ویٹرنری ریسرچ کے معاملہ میں امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ خط و کتابت کرے گی۔

معاہدہ گندم کے ماتحت امریکہ کے وزیر زراعت نے اعلان کیا ہے کہ کینیڈا دو سو ملین بشل اضلاع متحدہ امریکہ ۴۷ ملین بشل ارجنٹائن ۱۱۰ ملین بشل اور آسٹریلیا ۱۰۵ ملین بشل گندم ممالک غیر کو بھیج سکینگے۔ یہ پابندی ۳۱ جولائی ۱۹۳۴ء تک رہے گی۔

بیکاری کے خلاف پریذیڈنٹ روزویلٹ کی مہم کے نتیجہ کے طور پر واشنگٹن کی ۳۰ راگست کی اطلاع کے مطابق اس وقت تک بیس لاکھ بیکار کام پر لگ گئے ہیں۔

نازی حکام نے یہودیوں پر ایک نئی پابندی عائد کی ہے۔ یعنی انہیں تیرنے والے تالابوں میں نہانے سے منع کر دیا ہے۔

امریکن ہیلتھ بورڈ کے سکرٹری نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس وقت ریاست ہائے متحدہ میں چھ کروڑ تیس لاکھ اشخاص ایسے ہیں جو کبھی گرجا نہیں جاتے۔

تجویز کی گئی ہو کہ گرجاؤں کی اخبارات میں اشتہارات شائع کرنے چاہئیں تاکہ ان کی طرف لوگ متوجہ ہو سکیں۔

عدن کے آئندہ نظم و نسق پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے ۳۱ راگست کو کونسل آف سٹیٹ میں سر فضل حسین نے بتایا کہ اگر عدن کی علیحدگی عمل میں آئی۔ تو ہندوستان قریباً بیس لاکھ روپیہ کے سالانہ اخراجات سے چھوٹ جائیگا۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس ۱۰ ستمبر کی شام کو سیسل ہوٹل لاہور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

مسٹر صادق حسن رکن اسمبلی نے اعلان کیا ہے کہ مرکزی مجالس آئین ساز کے مشترکہ اجلاس میں وائسرائے کی تقریر کے بعد سرحدی بمباری کے سلسلہ میں وائسرائے کے پاس وفد لیجانے کا خیال ترک کر دیا گیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے یکم ستمبر کو قرطاس ابیض کے متعلق لکھنؤ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندہ سے کہا کہ اس میں بیان کردہ تجاویز محض بے کار ہیں۔ مگر جب سوال کیا گیا کہ یہ دستور اگر تمام و کمال اچھا ہوتا۔ تو کیا ہوتا۔ تو اس پر آپ نے جواب دیا کہ میرے نقطہ نظر سے اس بات کا تصور ناممکن ہے۔

ہر ہٹلر کے ڈکٹیٹر مقرر ہونے کے بعد ۳۱ راگست کو پہلی نازی کانفرنس کا نرم برگ میں انعقاد ہوا۔ ہر ہٹلر کی آمد پر اس قدر عظیم الشان استقبال کیا گیا۔ جس کی جرمن تاریخ میں نظیر نہیں ملتی تیس تیس میل کے فاصلہ تک ہوٹل اور بورڈنگ ہاؤس تماشائیوں سے بھرے ہوئے تھے۔

کشمیر سٹیٹ کا بجٹ ظاہر کرتا ہے کہ اس کی آمدنی سے خرچ دس لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

مہاراجہ جے پور نے یکم ستمبر کو اپنے برتھ ڈے کی خوشی میں مقامی سنٹرل جیل سے ۱۰ اقیدی رہا کر دئے۔

ہانگ کانگ سے یکم ستمبر کی اطلاع ہے کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان نئے تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید کرنے کی غرض سے جو جاپانی وفد ہندوستان آرہا ہے۔ اس کے لیڈر نے ریوٹر کے ساتھ ایک انٹرویو میں اس اعتماد کا اظہار کیا ہے کہ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیابی ہو سکتی ہے اور تجارتی تعلقات بہتر بنیادوں پر قائم ہو سکتے ہیں۔ ہم کھلے دل سے ہندوستان جا رہے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ دنیا کے امن کے لئے یہ ضروری ہے کہ برطانیہ اور فرانس اپنی روایتی دوستی کو بحال کریں۔ اور ہندوستان اور جاپان کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا ہو جائیں۔ انٹرویو کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ میں ٹوکیو سے ایسی ہدایات لے جا رہا ہوں جن کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہماری گفت و شنید کے نتائج عالمگیر تجارتی مسائل پر خوشگوار اثر ڈالینگے۔ اور جاپان اور برطانوی سلطنت کے درمیان سیاسی تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔

ارجنٹائن گورنمنٹ نے بورے کی چادروں کی سپلائی کے لئے ایک برٹش فرم کو ۲۵ لاکھ پونڈ کا ٹھیکہ دیدیا ہے ان چادروں کو ارجنٹائن گورنمنٹ منڈیوں سے کھیتوں کی حفاظت کے لئے استعمال کرے گی۔

مدنا پور کا انگریز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ای برج ۲ ستمبر کو جبکہ پولیس کلب گراؤنڈ میں فٹ بال کھیلنے کے لئے آیا۔ قتل کر دیا گیا۔ قاتل تین بنگالی نوجوان تھے۔ مسٹر برج کے باڈی گارڈ پولیس مینوں نے حملہ آوروں میں سے دو کو گولی مار کر گرا دیا۔ جن میں سے ایک وہیں ہلاک ہو گیا اور دوسرا بری طرح زخمی ہوا۔ تیسرا گرفتار کر لیا گیا۔

کلکتہ میں ۲ ستمبر کو پولیس نے ایک مکان کی تلاشی کے دوران میں چھ کارآمد بم۔ ایک ہزار کارتوس۔ ۹ ریوالور۔ کارتوس بنانے اور بھرنے کے اوزار۔ مادہ ہائے آتشگیر۔ خلیے۔ بم اور جعلی نوٹ بنانے کی مشینیں اور ضبط شدہ لٹریچر برآمد کیا۔ اس سلسلہ میں مشرقی بنگال کے تین نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

پارلیمنٹ کی ایک ممبر نے اعلان کیا ہے کہ وہ عنقریب ایک ایسا بل پیش کرنے والی ہیں۔ جس سے انگلستان کی عورتوں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کی ترغیب دی جا سکے۔ خاص طور پر متوسط درجہ کی عورتوں کو جو کم آمدنی کی وجہ سے برتھ کنٹرول پر عمل پیرا ہیں۔ ان کی تجویز ہے کہ یا تو فی بچہ کے حساب سے الاؤنس دیا جائے۔ یا زیادہ بچوں والے والدین کو کارخانوں میں اجرتیں زیادہ ملیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں لکھا ہے کہ فرانس کی شرح پیدائش کی نسبت سے انگلستان کی شرح پیدائش تین حصے کم ہو گئی ہے۔ علاوہ ازیں موجودہ سال کے پہلے نصف میں ۲۱ ہزار بچے پیدا ہونے والوں کی نسبت سے زیادہ مر گئے۔

پونہ سے ۲ ستمبر کی اطلاع ہے کہ گاندھی جی نے اپنا آئندہ پروگرام تجویز کرنے کے لئے۔ مسر نیواس شاستری۔ سر تیج بہادر سپرو اور سر سی۔ پی راما کو پونہ آنے کی دعوت دی ہے۔ گاندھی جی عملی قدم اٹھانے سے پہلے ان سے مشورہ لینے کے خواہشمند ہیں۔

ڈبلن سے یکم ستمبر کی اطلاع ہے کہ آئرش فری سٹیٹ کے اخبارات برطانوی مال کے مقاطعہ کی تحریک نہایت زوردار الفاظ میں کر رہے ہیں۔ اخبار کی موٹی سرخیاں یہ ہوتی ہیں۔ "برطانوی شراب مت پیو" "برطانوی جہازوں پر سفر مت کرو"

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی